فرانس میں مسلمان

ڈاکٹر محمد البشاری/ ترجمہ: محمد ظہیر الدین بھٹی

رسالہ الحج والعمرۃ نے اپنی شعبان ۱۴۲۷ھ (ستمبر ۲۰۰۶ء) کی اشاعت میں جنرل کونسل برائے مسلمانانِ فرانس، کے صدر ڈاکٹر محمد البشاری کا انٹرویو شائع کیا ہے جو اس رسالے کے قاہرہ میں مقیم نمایندے نے ڈاکٹر البشاری سے ان کے قاہرہ کے دورے کے موقع پر لیا تھا۔ اس انٹرویو سے فرانس کے مسلمانوں کے موجودہ حالات اور اسلام کی پیش رفت کے بارے میں ایک تصویر سامنے آتی ہے۔ اس کا ترجمہ پیش ہے۔ (ادارہ)

○ سوال: یورپی ممالک میں مقیم مسلمان اقلیتوں کو 'مغرب زدگی' (Westernaization) کے مسائل کا سامنا ہے۔ مسلم نوجوان نسل کے تشخص کی حفاظت کے لیے فرانسیسی اسلامی ادارے کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟

●● جواب: یہ ایک حقیقت ہے کہ مغرب میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو جن بنیادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' وہ دو ہیں۔ اوّل: مغرب زدگی' دوم: علاماتِ تشخص کا واضح نہ ہونا۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہے کہ پہلی مسلم نسل کو بھی انھی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا تھا مگر اس نے ان مسائل پر قابو پالیا، اس لیے کہ اس کے پاس اسلامی تعلیمات کا عمدہ ذخیرہ تھا، جس کی بنا پر وہ اپنے تشخص کی حفاظت کرنے کے قابل رہی۔ مگر فرانس کی موجودہ مسلم نسل کا سب سے بڑا مسئلہ تشخص کا ابہام ہے۔ اسے مغربی کلچر اور مضبوط و توانا ذرائع ابلاغ کا سامنا ہے، جن کا سارا زور اس پر ہے کہ

مسلمانوں کو اسلامی اصولوں پر عمل کرنے سے دُور رکھا جائے۔ مسلمان اپنی اصل سے ہٹے رہیں۔

فرانس میں اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کا اسلام سے تعارف براہ اندلس ہوا ہے۔ اسلامی فاتح افواج کا فرانس کی طرف رخ کرنے کا آغاز ۹۴ھ سے ہوا۔ ایک بار تو اسلامی فاتح افواج پیرس کے قریب تک پہنچ گئی تھیں۔ فرانس کے جنوب میں ۳۲۱ھ میں اندلسی اسلامی مملکت قائم ہوئی جو ۸۲ سال تک قائم رہی۔ اسی طرح مسلمانوں نے ۱۹۱ھ میں جزیرہ 'کورسیکا' فتح کرلیا۔ اس جزیرے پر اسلامی حکومت ۱۲۴ سال تک رہی۔[1]

پہلی عالمی جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی مسلم ممالک سے مسلمانوں نے فرانس کی طرف نقل مکانی شروع کردی۔ دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد ان تارکین وطن کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک فرانس میں مسلمانوں کی بہت سی ایسی نسلیں پروان چڑھ چکی ہیں جنھیں مغرب کی تہذیبی وفکری یلغار کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

فرانس کی مسلم تنظیمیں اور جمعیتیں بھی اپنے فرض سے غافل نہیں رہیں۔ انھوں نے فرانس میں پیدا ہونے یا پروان چڑھنے والی نسل کی حمایت میں کافی مثبت اقدامات کیے ہیں۔ انھیں اسلام کی تعلیمات وہدایات سے باخبر رکھا ہے۔ اب ہم یہ بات پورے اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ فرانس میں مسلمانوں کا اسلامی تشخص محفوظ ہے۔

○ کیا فرانس کے اسلامی اداروں میں یہ اہلیت ہے کہ وہ فرانسیسیوں کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی درست تصویر پیش کرسکیں؟ اس کا طریق کار کیا ہے؟

●● اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغربی نقطۂ نظر ابھی تک واضح نہیں ہے، اور اہل مغرب کے ذہنوں میں ایک مسخ شدہ صورت پائی جاتی ہے۔ تاہم اب اس نقطۂ نظر میں کچھ کمی ہو رہی ہے، اگرچہ یہ بالکلیہ ختم نہیں ہوا۔ مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں صحیح تصور پیش کرنے

۱- Corsica (کورسیکا) بحیرہ روم کا ایک جزیرہ، جس پر طویل مدت تک اٹلی کا تسلط رہا۔ نپولین بوناپارٹ اسی جزیرے میں پیدا ہوا اور یہیں کا رہنے والا تھا۔ نپولین ہی نے اس جزیرے کا الحاق فرانس کے ساتھ کردیا تھا۔ بعدازاں کورسیکا کو الگ صوبائی حیثیت دے دی گئی۔

میں ان متعدد فرانسیسی حضرات نے حصہ لیا ہے جنھوں نے اسلام قبول کیا اور دین کے بارے میں درست حقائق پیش کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش کی۔

فرانسیسی حکام نے بھی اسلامی انجمنوں کے نمایندوں اور فرنچ اسلامک کونسل کے ارکان کے ساتھ کئی ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں کو ہم اس بات سے تعبیر کر سکتے ہیں کہ یہ گویا حکومت فرانس کی طرف سے دعوت اسلامی کو سرکاری طور پر تسلیم کر لینا ہے۔

ماضی قریب میں مسلمانوں کے بارے میں فرانسیسی لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ غیر ملکی اور بدیشی ہیں۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ سکولوں کی کچھ مسلمان طالبات کو محض اسلامی لباس پہننے کی وجہ سے کس قدر مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسی طرح فرانسیسی عوام کی طرف سے قربانی کے جانوروں کے ذبح کرنے پر مسلمانوں کی کس قدر شدید مخالفت کی گئی تھی، اور قربانی کو وحشت کا اسلوب قرار دیا گیا تھا۔ اس لیے کہ فرانسیسی قربانی کی حکمتوں سے ناآشنا تھے۔ مگر جب اسلامی انجمنوں نے قربانی اور ذبیحے کے موضوع پر مذاکرات کا اہتمام کیا تو یہ سب مخالفتیں کمزور پڑ گئیں اور فرانسیسی قوم نے جانوروں کی قربانی کو حق بجانب سمجھ لیا۔ چنانچہ فرانسیسی حکام نے بھی ہمیں حلال گوشت وافر مقدار میں مہیا کرنے کے لیے کافی انتظامات کیے۔ ابتدا میں صرف پیرس کی جامع مسجد میں حلال گوشت فراہم کرنے کا بندوبست تھا مگر بعد میں حکومت نے یہ پابندی ہٹالی، اور اب پورے فرانس میں حلال گوشت فراہم کرنے والی کمپنیاں اور مارکیٹیں پھیل چکی ہیں۔ غرضیکہ فرانسیسی معاشرے میں اب قابل لحاظ حد تک اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں تصورات بہتر ہو چکے ہیں، بلکہ اب تو فرانسیسی ذرائع ابلاغ بھی مسلم اقلیت کے مفاد میں پروگرام پیش کرنے لگے ہیں۔

○ آپ کچھ اپنی تنظیم کے بارے میں بتائیے۔ فرانس میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنے میں اس کا کیا کردار ہے؟

●● یہ ایک اسلامی ادارہ ہے جو مسلمانانِ فرانس کے مفاد میں کام کرتا ہے۔ اس میں ۵۰۰ سے زیادہ اسلامی انجمنیں شامل ہیں جو دعوت، تعلیم اور ابلاغ کے شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔ یہ فرانس کی ۶۰۰ مسجدوں اور عبادت گاہوں کی بھی نگرانی کرتی ہے۔ اس کی بنیاد رابطة العالم السلامی مكة مكرمة کی تحریک پر رکھی گئی تھی۔ اس کا بنیادی مقصد فرانس میں

مسلمانوں اور اسلام کا دفاع ہے۔ مسلمانوں کے تشخص کو محو کرنے کی تمام کوششوں کو ناکام بنانا ہے۔ مسلمانوں اور اسلام کو بدنام کرنے کے مقصد سے کی جانے والی مساعی کو ناکام کرنا ہے۔

'پبلک فیڈریشن' کی سربراہی متعدد فرانسیسی مسلمانوں نے کی ہے۔ اس کے پہلے صدر یعقوب روتیبہ تھے، جو فرانسیسی مسلم تھے۔ اس کے دوسرے صدر ایوب لوسیبہ تھے، یہ بھی فرانسیسی مسلمان تھے۔ تیسرے صدر بھی ایک فرانسیسی مسلمان دانیال یوسف دی کلیر تھے۔ اس کے چوتھے سربراہ مصطفیٰ دوجون ترکی الاصل فرانسیسی مسلمان تھے۔ میں اس تنظیم کا پانچواں صدر ہوں اور میں مغربی الاصل (مراکش نژاد) فرانسیسی ہوں۔

ہم نے فرانسیسی عوام اور فرانس میں مسلمانوں کی نئی نسل کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ مسلمان صرف مغربی ممالک اور دیگر مسلم ممالک سے آنے والے تارکین وطن ہی نہیں، بلکہ یہ فرانسیسی شہری ہیں جو ان تمام آزادیوں اور حقوق سے بہرہ ور ہوتے ہیں جن سے فرانسیسی قوم متمتع ہوتی ہے۔ الحمدللہ، اب ہم فرانس میں دوسری بڑی نظریاتی طاقت ہیں۔

ہم نے متعدد مسجدیں تعمیر کی ہیں، نماز کے لیے ہال بنوائے ہیں، اسلامی مدارس قائم کیے ہیں جو پروان چڑھنے والی مسلم نسل کے تشخص کو سلامتی و تحفظ فراہم کرتے ہیں، اور اسے اکثریت کے معاشرے میں ضم ہوجانے سے بچاتے ہیں۔

ہم سب سے بڑی مثبت تبدیلی یہ لائے ہیں کہ ہم نے فرانس کے سب مسلمانوں کو متحد کردیا ہے۔ مختلف لسانی یا مختلف ممالک سے منسوب نسلی امتیاز ختم کردیے ہیں۔ اب اسلام ہی فرانس میں رہنے والے تمام مسلمانوں کی قومیت اور شناخت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام فرانس میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ فرانسیسی قوم پوری دل جمعی کے ساتھ اسلام قبول کررہی ہے۔ ہماری اسلامی فیڈریشن نومسلم خواتین و حضرات کا خیر مقدم کرتی ہے۔ انھیں مفید اسلامی لٹریچر فراہم کرتی ہے تاکہ ان کے قلوب واذہان میں اسلام کے درست تصورات و مفاہیم ثبت ہوں۔

○ فرانس پہلی صدی ہجری میں ہی اسلام سے متعارف ہوگیا تھا اور کچھ علاقوں میں اسلامی حکومتیں قائم ہوئی تھیں، تو کیا اب بھی فرانس میں اسلامی آثار قدیمہ ملتے ہیں؟ نیز اسلامی اثرات

و آثار کے بارے میں فرانسیسی قوم کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

●● پیرس کے مشہور عالم عجائب گھر Lourve میں قیمتی جواہرات اور گراں قدر پتھروں کے نہایت قیمتی مجموعے ہیں جن پر قرآنی آیات کندہ ہیں۔ نباتاتی و تعمیراتی نادر نمونوں پر مبنی قیمتی منقش پوشاکوں کا بھی نادر مجموعہ موجود ہے۔ یہ سب کچھ عالمِ اسلام کے متعدد علاقوں سے یک جا کیا گیا ہے۔ اس عجائب گھر کے اسلامی آثار قدیمہ کے حصّے میں ایک نادر لائبریری ہے جس میں مختلف علوم و معارف پر مبنی اسلامی کتابیں اور مخطوطے موجود ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کے نسخوں کا ایک قیمتی مجموعہ بھی ہے۔ ان مصاحف پر منفرد اسلامی نقش و نگار ہیں اور یہ حسین عربی خطاطی کے شاہکار ہیں۔

پیرس کے اس عجائب گھر میں اسلامی آرٹ کے کئی ہال ہیں جہاں عالم اسلام کے اہم تعمیراتی شاہکاروں، مساجد، مدارس اور محلات وغیرہ کے تعمیراتی نمونے دستیاب ہیں۔ مسلم عمارات کے یہ نمونے دیواروں پر نقش و نگار، لکڑی اور شیشے کے کام کی وجہ سے انتہائی دل کش ہیں۔ اس عجائب گھر میں قالینوں کا ایک نادر مجموعہ بھی ہے جس کی پوری دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان میں ایک ایرانی قالین ہے جو شاہ ایران عباس نے پولینڈ کے بادشاہ کو تحفتاً دیا تھا۔ اس قالین کا طول ۱۲ میٹر اور عرض ۸ میٹر ہے۔ یہ قالین اون سے بنایا گیا ہے، جس میں قدرتی ریشم کو سونے اور چاندی کی تاروں سے اون کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ اس نادر قالین کی قیمت ۵۰ ملین امریکی ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔ اس کی بناوٹ اور اس کے نقش و نگار کا جمال انتہائی دل کش ہے۔ جب اس قالین پر روشنی پڑتی ہے تو اس سے حسین رنگوں کی رنگین روشنیاں پھوٹتی ہیں۔

پیرس کے مذکورہ عجائب گھر میں ۱۸۸۱ء میں مشرقی آثار قدیمہ کے لیے الگ سے شعبے کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں متعدد عربی اسلامی لوحیں اور آثار شامل ہیں۔ فرانسیسی و یورپی عوام نے اس میں گہری دل چسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ عجائب گھر کی انتظامیہ نے ۱۹۴۵ء میں اسلامی آثار قدیمہ کی حفاظت کی خاطر اور ان کی نمایش کے لیے ایک نئی شاخ قائم کی۔ اس عجائب گھر میں اسلامی آرٹ کے سات ہال ہیں جن میں اسلامی ممالک کے نادر آثار قدیمہ رکھے ہوئے ہیں، جیسے تلواریں، خنجر اور مختلف قسم کا اسلحہ جو اُمت اسلامیہ کی تاریخ کے ایک اہم دور کی عکاسی کرتا ہے۔